سوال

اعتکاف کے دوران نہانا

جواب

سوال : کیا اعتکاف میں نہانا گناہ ہوتا ہے ؟ میرا ایک دوست ہے جو کی تبلیغی ہے وہ اس رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھا اور اس نے مجھے بتایا کی ہمارے امام نہانے سے روکتے تھے اور کہتے تھے کی اگر احتلام وغیرہ ہو جائے تبھی نہانے کی اجازت ہے ورنہ ایسے ہی جسم کو صاف ر

جواب : اعتکاف کا اصل مقصود تقرب الی اللہ اور اللہ کی ذات سے لو لگانا ہے ۔ پس اعتکاف میں زیادہ سے زیادہ وقت عبادت الہی میں گزارنا چاہیے ۔ اعتکاف کے اس مقصد کے پیش نظر معتکف کا ضرورت کے بغیر مسجد سے نکلنا روایات میں ناجائز قرار دیا گیا ہے ۔ پس اگر تو نہانا کسی ضرورت کے تحت ہو جیسا کہ غسل جنابت یا میل کچیل و پسینہ وغیرہ دور کرنے کے لیے تو اس کی اجازت ہے لیکن روٹین اور عادت پوری کرنے کے لیے صبح و شام کے غسل کے لیے مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کی روح و مقاصد کے خلاف طرز عمل ہے ۔ شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :

سوال ؛ اعتکاف کی شروط کیا ہیں ، اور کیا روزے اعتکاف کی شروط میں شامل ہیں ، اور کیا اعتکاف کرنے والا مریض کی عیادت یا پھر کسی کی دعوت قبول کر سکتا ہے یا اپنے گھر کی ضروریات پورا کر سکتا ہے یا جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے یا کام پر جا سکتا ہے ؟

الحمد للہ

جس مسجد میں نماز با جماعت ادا کی جاتی ہو وہاں اعتکاف کیا جا سکتا ہے ، اور اگر اعتکاف کرنے والا ان میں سے ہو جن پر جمعہ واجب ہے تو وہ جمعہ کے لیے دوسری مسجد میں جا سکتا ہے ، اس لیے اگر اس مسجد میں جہاں جمعہ ہوتا ہو وہاں اعتکاف کیا جائے تو افضل ہے ۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے روزہ لازم نہیں ۔

اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ دوران اعتکاف نہ تو کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے اور نہ ہی کسی کی دعوت کھانے مسجد سے باہر جائے ، اور نہ ہی اپنی گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے مسجد سے نکلے ، اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے اور اسی طرح ڈیوٹی پر جانے کے لیے مسجد سے باہر نہ نکلے کیونکہ حدیث میں ہے کہ :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ کسی مریض کی عیادت نہ کرے ، اور نہ ہی کسی جنازہ کے ساتھ جائے ، اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے ، اور نہ ہی کسی کام کے لیے نکلے ، لیکن جس کام کے بغیر گزارہ نہ ہو وہ کر سکتا ہے ۔

سنن ابو داود حدیث نمبر **(2473)** ۔ .

دیکھیں : اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء **(410/10)** ۔